حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ عیسائیت پر اسلام کا غلبہ

عین اس وقت جبکہ اسلام پر ہر طرف سے شدید حملے ہو رہے تھے۔ خاصکر عیسائیت کا خطرناک سیلاب امڈا چلا آ رہا تھا۔ اور مسلمان کہلانے والے بے بسی اور بے کسی کا عبرتناک نمونہ بنے ہوئے کس مپرسی کی حالت میں پڑے تھے۔ خدا تعالےٰ نے اسلام کو غلبہ عطا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ اور آپ نے باوجود انتہائی بے سروسامانی کے اسلام کو دلائل اور براہین کے ذریعہ تمام ادیان سے اعلےٰ اور برتر ثابت کر کے دکھا دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی دیگر مذاہب کا ناقص۔ نامکمل۔ اور موجودہ زمانہ میں ناقابل عمل اور غیر مفید ہونا پایۂ ثبوت کو پہونچا دیا۔

اس میں شبہ نہیں۔ کہ غیر منصف مخالف آج بھی یہ کہنے سے باز نہیں آتے۔ کہ مرزا صاحب نے آ کر کیا کیا۔ عیسائی مشن آج بھی ہر جگہ قائم ہیں۔ اور غیر عیسائیوں کو عیسائی بنانے میں کوشاں ہیں۔ لیکن ہر غور و فکر کرنے والا اور حقیقت کو سمجھنے والا انسان جانتا ہے۔ کہ اب نہ تو عیسائی مشنریوں میں وہ پہلا سا دم خم ہے۔ نہ وہ جوش و خروش ہے۔ نہ پہلے کی طرح آسانی کے ساتھ لوگوں کو اپنے جال میں پھنسا لینے کا ان کے لئے موقعہ ہے۔ اور نہ لوگ ان کی چکنی چپڑی باتوں کو کوئی وقعت دینے کے لئے تیار ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ عیسائی مشنریوں کو اب بھی وہ تمام ذرائع میسر ہیں۔ جو پہلے حاصل تھے۔ وہ اب بھی ایک پہلو میں دُنیوی جنت اور دوسرے میں دوزخ کا سامان رکھتے ہیں۔ دُنیا میں اب بھی غربت اور افلاس مونہہ کھولے ہر جگہ موجود ہے۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ عیسائی مشنریوں کو اب وہ کامیابی میسر نہیں۔ جو کسی وقت انہیں حاصل تھی۔ اور اب تو نوبت یہانتک پہونچ چکی ہے۔ کہ وہ اپنی ناکامی کا کھلے الفاظ میں اعتراف کر رہے ہیں۔ اور دُنیا کے ہر گوشہ کے متعلق اعتراف کر رہے ہیں:۔

حال میں عیسائی مشن لنڈن کی مجلس تبلیغ متعلق ممالک خارجہ نے اپنی رپورٹ شائع کی ہے جس میں کہ سمین فارن مشن کے کاموں پر پوری بحث کی گئی ہے۔ اور بیرونی ممالک میں جو تبلیغی کام عیسائی مشن کی طرف سے ہو رہا ہے اس کی تفصیل بیان کرنے کے بعد مسلمانوں کے ذکر میں لکھا ہے "لنڈن۔ پیرس۔ برلن۔ اور ولایات متحدہ امریکہ میں روز بروز نئی نئی مسجدیں بن رہی ہیں۔ مشرق قریب اور مشرق بعید میں بھی مسلمانوں کا انفرادی کام بہت تیز ہے۔ جس کا مقابلہ ہمارا بڑے سے بڑا اجتماعی کام بھی نہیں کر سکتا"۔

پھر لکھا ہے "مسلمان صرف مشرق قریب ہی میں فوقیت نہیں رکھتے۔ بلکہ افریقہ کے کسی ساحلی حصہ میں چلے جاؤ۔ دیکھیگا۔ کہ مسلمان اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے اور اپنی مسجدیں تعمیر کرنے میں مشغول ہیں۔ اور جان توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ قدیم عیسائی کلیساؤں پر جلد از جلد غلبہ حاصل کر لیں۔ مشرق قریب میں تو آج یہ عالم ہے۔ کہ کوئی کلیسا اس وقت اتنے عیسائی اپنے پاس نہیں رکھتا۔ جو کم از کم اس کلیسا کے قائم رہنے کے لئے ضروری ہیں"۔

اس کے بعد یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ عیسائی مشنریوں نے اپنی جدوجہد میں کوئی کمی نہیں کی لکھا ہے۔ "ہم بھی غافل نہیں ہیں۔ کلیساؤں اور مشنریوں اور ہر طرح کی منتظم و مسلسل کوشش کے ذریعہ مسلمانوں کو عیسائی بنانے کا کام جاری ہے۔ لیکن یہ حقیقت ہے۔ کہ ہم کو بایدو شاید ہی کہیں اپنے مقصد میں کوئی کامیابی ہوتی ہے۔ ورنہ ساری محنت رائگاں جاتی ہے۔ اس لئے صرف یہی نہیں کہا جاتا کہ عالم اسلامی ہماری اتنی کوششوں کے باوجود عالم اسلامی ہی ہے۔ بلکہ ان علاقوں میں ہم کو جتنے مسلمان عیسائی بنا کے کر ملتے ہیں۔ ان سے کئی گنا زیادہ عیسائی مسلمان ہو جاتے ہیں باوجودیکہ ہماری کوششیں اجتماعی منظم اور ہر طرح کی باقاعدگی کے ساتھ ہوتی ہیں۔ اور ان کی طرف سے بجز غیر منظم انفرادی مساعی کے کچھ نہیں"۔

یہ انقلاب عظیم کیوں رونما ہو رہا ہے۔ کمزور بے سروسامان اور قلیل التعداد احمدی مبلغ عیسائی مشنریوں پر کیوں غلبہ حاصل کر رہے ہیں اس لئے اور محض اس لئے کہ اسلام کو عیسائیت پر غالب کرنے کا فیصلہ آسمان پر ہو چکا اور اس فیصلہ کا بادلائل اعلان کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا نے بھیجا۔ اسلام کے متعلق وہ تبلیغی جدوجہد جس کا ذکر مذکورہ بالا رپورٹ میں کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خدام ہی کر رہے ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کے فضل سے قریباً دُنیا کے ہر ملک میں پہونچے ہوئے ہیں۔ اور اس وقت صرف انفرادی مساعی سے کام لے رہے ہیں۔ ان کے علاوہ اگر کوئی اور مسلمان بھی تبلیغ میں حصہ لیتا ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غلاموں کی تبلیغی سرگرمیوں سے اثر پذیر ہو کر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ دلائل سے ہی کام لے کر۔ اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ آج اسلام کے مقابلہ میں عیسائیت کو جو شکست فاش ہو رہی ہے۔ اور جس کا اعتراف

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

معجزات اور الہامات تقوےٰ کی فرع ہیں

"ہم اپنی جماعت کو کہتے ہیں۔ کہ صرف اتنے پر وُہ مغرور نہ ہو جائے۔ کہ ہم نماز روزہ کرتے ہیں یا موٹے موٹے جرائم مثلاً زنا چوری وغیرہ نہیں کرتے۔ ان خوبیوں میں تو اکثر غیر فرقہ کے لوگ مشرک وغیرہ تمہارے ساتھ شامل ہیں تقوےٰ کا مضمون باریک ہے اسے حاصل کرو۔ خدا کی عظمت دل میں بٹھاؤ جس کے اعمال میں کچھ بھی ریاکاری ہو۔ خدا اس کے عمل کو واپس لٹا کر اس کے مونہہ پر مارتا ہے۔ متقی ہونا مشکل ہے۔ مثلاً اگر کوئی تجھے کہے کہ تو نے قلم چرایا ہے تو تو کیوں غصہ کرتا ہے۔ تیرا پرہیز تو محض خدا کے لئے ہے۔ یہ طیش اس واسطے ہُوا کہ رو بحق نہ تھا۔ جب تک واقعی طور پر انسان پر بہت سی موتیں نہ آ جائیں۔ وُہ متقی نہیں بنتا۔ معجزات اور الہامات بھی تقوےٰ کی فروع ہیں۔ اصل تقویٰ ہے اس لئے تم الہامات اور رویا کے پیچھے نہ پڑو۔ بلکہ حصول تقوےٰ کے پیچھے لگو۔"

(ملفوظات احمد صہ ۳۲۹)

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ جولائی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹½ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج گردہ کے مقام پر درد کی شکائت رہی۔ ابھی انفلوائنزا کے حملہ کی وجہ سے کمزوری بھی رفع نہیں ہوئی۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نزلہ بخار اور قبض کے باعث تکلیف ہے احباب دعائے صحت کریں۔

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال شملہ سے واپس آ گئے ہیں۔

نظارت بیت المال کی طرف سے چودہری فیض احمد صاحب کو بنگہ اور کاٹھ گڑھ برائے پڑتال حسابات و تحقیقات بھیجا گیا ہے۔

تبرکات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قبل ازیں ایسے احباب کی فہرست درج اخبار کی جا چکی ہے۔ جن کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تبرکات کی فہرست موصول ہوئی تھی۔ اب اس سلسلہ میں بعد میں اطلاع بھیجنے والے احباب کے نام درج کئے جاتے ہیں۔ باقی احباب بھی جن کے پاس حضور علیہ السلام کا کوئی تبرک ہے۔ نظارت ہذا کو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ تاکہ یہ فہرست مکمل ہو کر اس کو چیک کیا جا سکے:۔

۲۵ - مولوی عبد الاحد صاحب مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

۲۶ - حکیم عبد العزیز خان صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۶ جولائی ۱۹۳۸ء تک بیعت کرنے والوں کے نام

ہندوستان کے مندرجہ ذیل اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	نمبر	نام
۷۸۲	علی احمد صاحب ضلع گورداسپور	۷۸۹	محمد شفیع صاحب ضلع سرگودہ
۷۸۳	چودہری دین محمد صاحب "	۷۹۰	مسماۃ حیوی صاحبہ بہاولپور
۷۸۴	" امام الدین صاحب "	۷۹۱	شاہ نواز صاحب سرگودہ
۷۸۵	میاں غلام رسول صاحب "	۷۹۲	محمد شریف صاحب ضلع گجرات
۷۸۶	مسٹر کے۔ پی عبد الرحیم صاحب مالابار	۷۹۳	رشید احمد صاحب " گورداسپور
		۷۹۴	مستری نور احمد صاحب " ہوشیارپور
۷۸۷	مسٹر کے حمزہ مالابار	۷۹۵	محمد صدیق صاحب " گورداسپور
۷۸۸	نور محمد صاحب بریما	۷۹۶	عبد الکریم صاحب سلہٹ (آسام)

مجاہد پولینڈ کا پروگرام

چودہری حاجی احمد خان صاحب ایاز بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی مبلغ ہنگری پولینڈ و زیچو اسلویکیا ۲۲ جولائی کو بذریعہ جہاز سلشیا بمبئی پہونچ رہے ہیں۔ انکا پروگرام حسب ذیل ہوگا:

جی۔ اے۔ پی لائن سے ۲۴ جولائی کی شام کو چل کر

۲۵ جولائی	بھوپال	۸-۴۰
"	آگرہ	۱۶-۵۵
"	دہلی	۲۰-۴۳
"	میرٹھ چھاؤنی	۲۲-۴۷
۲۶ جولائی	سہارنپور	۸-۴۰
۲۶ جولائی	انبالہ چھاؤنی	۲-۳۰
"	لدھیانہ	۴-۳۸
"	جالندھر سٹی	۵-۳۹
"	امرت سر	۶-۵۳
"	بٹالہ	۸-۵۱

اور قادیان ۹-۴۰ پہونچ جائیں گے۔ احباب ان کے استقبال کا موزون بندوبست کریں۔

---

۲۷ - محمد امین صاحب احمدی ریلوے کلرک جموں

۲۸ - حکیم محمد یونس صاحب دینگورلہ

۲۹ - سیٹھ اسماعیل صاحب آدم امیر جماعت احمدیہ بمبئی

۳۰ - میاں محمد اسماعیل صاحب دفتر تعلیم و تربیت قادیان

۳۱ - سید محمد شاہ صاحب بیج باڑہ کشمیر

۳۲ - محمد احمد صاحب خادم بھاگلپوری قادیان

۳۳ - مبارکہ نیر صاحبہ بنت مولانا عبد الرحیم صاحب نیر قادیان

۳۴ - بنت رسول صاحبہ دختر میر عابد علی شاہ صاحب موضع دین کوٹ ضلع سیالکوٹ

۳۵ - مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم محمد عمر صاحب قادیان

(ناظر تالیف و تصنیف قادیان)

مسائلِ وراثت زیرِ آیاتِ قرآنِ کریم

از جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان

۲

لڑکی کی اولاد کا حکم

اس مقام پر اس بات کی توضیح بھی ضروری ہے۔ کہ کسی شخص کی لڑکی۔ یا پوتی۔ یا اس سے بھی دُور کی نسل کی کسی لڑکی کی اولاد اس شخص کی اولاد میں شمار نہیں ہوگی۔ کیونکہ آیت ماکان محمد ابا احد من رجالکم (احزاب ۵۶) کی رو سے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما جسمانی رشتہ کی رُو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد میں سے محسوب نہیں ہو سکتے۔ بلکہ وُہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور ابوطالب کی طرف منسوب ہونگے اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام اجداد کی طرف بھی منسوب ہوں گے۔ کیونکہ آپ کے اجداد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اور حسنین رضؓ کے بھی اجداد ہیں:۔

(یاد رہے۔ کہ سورۃ احزاب حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کی پیدائش کے بعد نازل ہُوئی تھی۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ ۳ھ میں پیدا ہوئے۔ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ ۴ھ میں پیدا ہُوئے۔ اور یہ سورۃ ۵ھ میں نازل ہُوئی۔ جو بتاتی ہے۔ کہ آدم علیہ السلام۔ اور ابراہیم علیہ السلام تو بے شک حضرت امام حسن رضؓ۔ اور حضرت امام حسین رضؓ کے آباء میں سے ہیں مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے آباء میں سے نہیں۔ اور جب جسمانی رشتہ کی رُو سے آپ ان کے آباء میں سے نہیں۔ تو وُہ بھی اس رشتہ کی رو سے آپ کی اولاد میں سے نہیں اور جب سبطین کریمین آپ کی جسمانی اولاد میں سے نہیں۔ تو معلوم ہُوا۔ کہ کسی شخص کی لڑکی کی اولاد اس شخص کی اولاد میں محسوب نہیں ہو سکتی:۔

چچا کی موجودگی میں پوتے کا وارث نہ ہونا

اس موقعہ پر اس بات کی توضیح کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی متوفی کے لڑکے کی موجودگی میں اس کے پوتے کو اس کے وارثوں میں شمار نہ کرنا بے رحمی نہیں ہے ہاں یہ ضرور بے رحمی ہے۔ کہ ایک مالدار شخص کے پوتے اس کے سامنے بے کسی اور کس مپرسی کی حالت میں ہوں۔ اور علاوہ یتیمی کی مصیبت کے فقر و فاقہ کے شکار ہوں۔ اور ان کا دادا اپنے مرحوم لڑکے کی اس قابلِ رحم اولاد کی طرف توجہ نہ کرے۔ اور اپنا سارا اندوختہ اپنے باقی لڑکوں کے لئے سمیٹ سمیٹ کر رکھتا جائے بلکہ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وُہ دوسرے لڑکوں سے بھی زیادہ ان اپنے یتیم پوتوں کی بہبودی کا انتظام کرے۔ اور بقدر مناسب اپنی جائداد کا ایک حصہ انہیں ہبہ کر دے۔ اور اس پر انہیں قابض بھی کر دے۔ یا کم از کم ان کے حق میں مناسب حصہ کی وصیت ہی کر دے۔ کیونکہ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ اور جس طرح وُہ اپنے لڑکوں کی بہبودی کے طریق اختیار کرنے کا ذمہ وار ہے۔ اسی طرح اپنے یتیم پوتوں کی بہبودی چاہنے کا بھی ذمہ وار ہے۔) البتہ اگر ایک شخص اپنی زندگی میں اپنے دو لڑکوں میں سے ایک کو اپنی جائداد کا نصف حصہ الگ کر کے دے چکا ہو۔ اور باقی جائداد اس نے اپنے دوسرے لڑکے کو نہ دی ہو۔ بلکہ اپنے پاس ہی رکھی ہو۔ اور اس کے بعد وُہ لڑکا اپنے کچھ بچے چھوڑ کر فوت ہو جائے۔ اور اس کی وفات کے بعد اس کا باپ بھی اپنے دوسرے لڑکے اور اپنے پوتوں کی زندگی میں وفات پا جائے اور اس وقت اس کے پوتے بھی اپنے چچا کی موجودگی میں اپنے دادا کے ترکہ کے حصہ دار بن بیٹھیں۔ تو یہ ان کا اپنے چچا پر ضرور ایک قسم کا ظلم ہوگا۔ اسی طرح اگر کسی غریب شخص کے دو لڑکے ہوں۔ جن میں سے ایک لڑکا کسی اعلےٰ عہدہ پر پہونچ جائے۔ اور معقول جائداد پیدا کرے اور اس کے بعد کچھ بچے چھوڑ کر مر جائے۔ اور اس کا غریب باپ زندہ موجود ہو۔ اور اس کا دُوسرا لڑکا جو زندہ ہے۔ بالکل مفلس اور تنگدست ہو۔ اور اس کے بعد اس کا باپ بھی ایک غریب لڑکا اور کچھ مالدار پوتے چھوڑ کر مر جائے۔ اور اپنا ترکہ صرف ایک چھوٹی سی اور ذلیل سی جھونپڑی چھوڑ جائے۔ اور اس کے بعد اس کے مالدار پوتے اپنے غریب چچا کو اس کی جھونپڑی سے بھی نکالنے لگیں۔ تو یہ بات ان لڑکوں کی بے رحمی کا نشان ضرور ہوگی:۔

غرض یہ نظریہ کسی طرح بھی درست نہیں سمجھا جا سکتا کہ چچا کی موجودگی میں بھتیجے کو اس کے دادا کے ترکہ کا حصہ دار نہ ٹھہرانا بے رحمی میں داخل ہے

بے رحمی کا سُوال کیوں پَیدا ہوتا ہے

جو لوگ دادا کے ترکہ میں سے پوتوں کو ان کے چچا کی موجودگی میں وارث قرار نہ دینے کو بے رحمی پر محمول کرتے ہیں۔ وہ اس بات کو بھول جاتے ہیں۔ کہ جو شخص ماں باپ بھائی اور لڑکے چھوڑ کر مرے۔ وُہ ضروری نہیں۔ کہ افلاس اور تنگی کی حالت میں ہی مرے اور اس کا باپ دولت مند اور مالدار ہی ہو۔ بلکہ کبھی تو ایسا ہوتا ہے۔ کہ اولاد چھوڑ کر مرنے والا شخص بھی مالدار ہوتا ہے۔ اور اس کا باپ جو اس وقت زندہ ہو۔ وُہ بھی مالدار ہوتا ہے۔ کبھی دونوں مفلس ہوتے ہیں۔ کبھی مرنے والا مالدار ہوتا ہے اور اس کا باپ تنگ دست ہوتا ہے۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ مرنے والا کوئی جائداد نہیں چھوڑ جاتا۔ اور اس کا باپ مالدار ہوتا ہے۔ پس جب مرنے والے کے حالات بھی مختلف ہوتے ہیں۔ اور اس کے زندہ باپ کے حالات بھی مختلف ہو سکتے ہیں۔ اور اسی طرح جو بچے چھوڑ کر مرتا ہے۔ ان کے حالات بھی مختلف ہو سکتے۔ اور ہوتے ہیں تو یہ کہنا کیونکر درست ہو سکتا ہے۔ کہ چچا کی موجودگی میں بھتیجوں کو ان کے دادا کا وارث شمار نہ کرنا بے رحمی میں داخل ہے۔ بلکہ اگر غور سے دیکھا جائے تو زیادہ تر صورتوں میں یہی ثابت ہوگا۔ کہ لڑکوں اور پوتوں کو برابر مرتبہ میں رکھنا۔ یا پوتوں کو ان کے دادا کے ترکہ کا ان کے چچا کے ساتھ حصہ دار قرار دینا چچا کی حق تلفی میں داخل ہے:۔

نادار پوتوں کیلئے شرعی انتظام

رہی یہ بات کہ جب پوتے نادار اور محتاج ہوں۔ اور دادا مالدار ہو۔ اور وُہ فوت ہو جائے۔ اور ان کا کوئی چچا بھی موجود ہو۔ تو ایسی صورت میں شریعت نے ان بچوں کے لئے کیا طریق سلوک بتایا ہے؟ سو جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ شریعت نے ایسے محتاج بچوں کے لئے بہتر سے بہتر صورتیں رکھی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ کہ ان کا دادا اپنی زندگی میں اپنی جائداد کا ایک حصہ بقدر مناسب ان کو ہبہ کر دے۔ اور اس پر انہیں قابض کر دے۔ دوسری یہ کہ ان کے لئے تیسرے حصہ کے اندر بقدر مناسب وصیت کر جائے۔ اور اگر وُہ ایسے انتظام سے قبل فوت ہو جائے۔ تو ان کے پسماندگان کو اللہ تعالےٰ نے یہ فرض قرار دیا ہے۔ کہ وُہ ان بچوں کے لئے ایک حصہ اس ترکہ کا الگ کرے اس کا باقی ترکہ کے وارثوں میں تقسیم

چچا کے ساتھ بھتیجے کی توریث کا خیال اصولاً غلط ہے

حیرت کی بات ہے کہ یتیم نواسوں کے لئے کسی کے دل میں وہ درد نہیں پیدا ہوتا۔ جو یتیم پوتوں کے لئے پیدا ہوتا ہے۔ حالانکہ اگر ان میں سے موخر فریق میت کے لڑکے کی اولاد ہے تو مقدم الذکر فریق میت کی لڑکی کی اولاد ہے۔ اور شریعت نے جس طرح لڑکے کو ترکہ کا حق دار قرار دیا ہے۔ اسی طرح لڑکی کو بھی حقدار قرار دیا ہے۔ پس اگر چچا کی موجودگی میں بھتیجوں کو ان کے دادا کے ترکہ میں اس بنا پر حصہ دار قرار دیا جائے۔ کہ ان کی موجودگی گویا ان کے باپ کی موجودگی ہے۔ اور گو اب ان کا باپ بظاہر موجود نہیں۔ مگر بالقوہ موجود ہے کیونکہ اس کی اولاد موجود ہے۔ جو اس کی قائمقام ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ وفات یافتہ لڑکی کی اولاد کو یہ رعائت نہ دی جائے۔ اور انہیں یہ حق نہ دیا جائے۔ کہ ان کے نانا کی وفات کے وقت ان کی مردہ ماں کو بالقوہ زندہ شمار کرکے اس کا حصہ بھی نکالا جائے اور پھر وہ حصہ اس مرنے والے کے ان نواسوں کو دلایا جائے۔ لیکن یہ نظریہ ہرگز درست نہیں۔ کیونکہ اس کے ماتحت لازماً نواسوں کو نانا کی اولاد میں شمار کرنا اور انہیں اس کا وارث قرار دینا پڑے گا۔ جو سراسر خلاف شریعت ہوگا۔ کیونکہ جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ شریعت کی رو سے نواسے اپنے نانا کے وارث نہیں ہوتے ؛

اگر اس بنا پر ان لڑکوں کو ان کے چچا کے ساتھ ان کے دادا کے ترکہ کا حصہ دار شمار کیا جائے۔ کہ جس طرح اس شخص کا لڑکا اس کی اولاد ہے۔ اسی طرح اس کے پوتے بھی اس کی اولاد ہیں۔ تو اول تو یہ بات شریعت کے مقرر کردہ اصل (الاقرب فالاقرب) کے خلاف ہے۔ علاوہ اس کے اس صورت میں ضروری ہوگا۔ کہ اگر ایک شخص کے دو لڑکے ہوں۔ جن میں سے ایک لڑکا سات لڑکے چھوڑ کر اپنے باپ کی زندگی میں فوت ہو گیا ہو۔ اور اس کے بعد وہ شخص اپنے دوسرے لڑکے کی موجودگی میں اور اپنے سات پوتوں کی موجودگی میں فوت ہو گیا ہو تو اس کے ترکہ میں سے اولاد کے حصہ کو آٹھ حصوں پر تقسیم کرکے ایک حصہ زندہ لڑکے کو دیا جائے۔ اور سات حصے وفات یافتہ لڑکے کے لڑکوں کو دیئے جائیں۔ اور یہ صورت تقسیم خود ان لوگوں کے نزدیک بھی لڑکے کے حق میں ظلم کے برابر ہے۔ جو ایک لڑکے کی موجودگی میں دوسرے وفات یافتہ لڑکے کی اولاد کو ان کے دادا کے ترکہ کا حصہ دار بتاتے ہیں۔ اور جب کسی اصل اور کسی ضابطہ کے ماتحت لڑکے کی موجودگی میں پوتا اپنے دادا کا وارث نہیں ہو سکتا اور اس کے بالمقابل شریعت نے پوتے کے لئے کئی صورتیں ایسی رکھی ہیں جن کے ذریعہ سے اسے کافی مدد حاصل ہو سکتی ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ ایک ثابت شدہ حقیقت کو ایک محض بے بنیاد خیال کے پیچھے لگ کر رد کر دیا جائے ؛

تلاش

ایک دوست سید محمد شاہ صاحب جو دسمبر ۱۹۳۷ء سے محلہ دارالفضل میں سید ولائت حسین شاہ صاحب کے مکان میں رہتے تھے۔ اب مفقود الخبر ہیں۔ جن صاحب کو ان کا کچھ علم ہو۔ براہ مہربانی جلد نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ یہ دوست اجا پنڈ بسول ریاست پٹیالہ کے رہنے والے ہیں ؛

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

خلاصہ مطالبات تحریک جدید

چونکہ ان دنوں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل میں احمدی جماعتیں تحریک جدید کے متعلق جلسے کر رہی ہیں۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ تحریک جدید کے مطالبات مختصر طور پر درج اخبار کر دیئے جائیں۔ تاکہ جلسوں میں ان کو مدنظر رکھ کر تقریریں کی جائیں ؛

سادہ زندگی

ا۔ ہر احمدی یہ اقرار کرے کہ وہ ایک سالن استعمال کرے گا۔ گو دعوتوں میں ایک سے زیادہ کھانے کی اجازت ہے، مگر اس میں بھی گزشتہ دستور سے کمی کی کوشش کی ضرورت ہے۔ عیدین کے موقعہ کو کھانے پینے کی پابندی سے مستثنیٰ سمجھا جائے گا۔

ب۔ جن کے پاس کافی کپڑے ہوں۔ وہ ان کے خراب ہونے تک اور کپڑے نہ بنوائیں۔ اور جو لوگ نئے کپڑے زیادہ بنواتے ہیں۔ وہ نصف یا تین چوتھائی یا ۱/۴ پر آ جائیں۔ اور عورتیں یہ معاہدہ کر لیں کہ محض پسند پر کپڑا نہ خریدیں گی۔ بلکہ جب ضرورت ہو کپڑا لیں گی۔ دوسری پابندی عورتوں کے لئے یہ ہے۔ کہ اس عرصہ میں گوٹہ کناری فیتہ وغیرہ نہ خریدیں گی۔ اگر پہلا موجود ہو تو اُسے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

ج۔ کوئی نیا زیور نہ بنوائیں پرانے زیور کو تڑوا کر نیا بنوانے کی بھی ممانعت ہے۔ ٹوٹے ہوئے زیورات کی مرمت جائز ہے

د۔ احباب جماعت اپنے طبیبوں سے علاج کرائیں۔ اور اطباء یہ عہد کریں۔ کہ علاج میں غیر ضروری مصارف نہیں ہونے دیں گے۔

ہ۔ کوئی احمدی کسی سینما۔ سرکس۔ تھیٹر وغیرہ غرضیکہ کسی تماشہ میں بالکل نہ جائے۔

و۔ یہ حد بندی تو نہیں ہو سکتی۔ کہ اتنے زیور اور جوڑوں سے زیادہ نہ دیں۔ ہاں یہ چیزیں کم کر دی جائیں۔ جو شخص اپنی لڑکی کو شادی کے موقعہ پر زیادہ دینا چاہے۔ وہ کچھ زیور کپڑا اور باقی نقدی کی صورت میں دے دے۔

ز۔ آرائش و زیبائش پر خواہ مخواہ روپیہ ضائع نہ کریں۔ پرانے کپڑوں سے زیبائش کی جا سکتی ہے۔ کیونکہ اس سے دستکاری کو ترقی ہوتی ہے۔ ہاں نئی چیزوں پر پیسے خرچ نہ کئے جائیں۔

ح۔ تعلیمی فیس آلات یا اوزاروں یا سٹیشنری اور کتابوں وغیرہ میں کمی کرنا ہمارے واسطے مضر ہے۔ (نوٹ) چونکہ اس کی تعمیل میں زیادہ اثر قادیان کے دکانداروں پر پڑے گا۔ لہذا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریک فرمائی ہے۔ کہ احباب جماعت سب چیزیں قادیان سے خریدا کریں۔ اگر اس میں نقصان بھی ہوگا۔ تو بھی فائدہ کا موجب ہوگا۔ لیکن قادیان کے دوکانداروں کو بھی چاہیئے۔ کہ زیادہ بکری پر تھوڑے منافع کا اصول رکھیں۔

امانت جائداد

احباب جماعت اپنی آمد کا ۱/۵ سے ۱/۳ حصہ جس میں مختلف چندے اور دارالانوار کا حصہ بھی شامل کر لیا جائے گا۔ تین سال تک دفتر محاسب میں جمع کرائیں۔ تین سال کے بعد یہ رقم نقد یا اتنی جائداد کی صورت میں واپس کر دی جائے گی۔

تبلیغ بیرون ہند

ایسے نوجوان اپنے آپ کو پیش کریں۔ جو کچھ خرچ کا بوجھ خود اٹھائیں۔ اور صرف چھ ماہ کا خرچ لے کر بعض غیر ممالک میں تبلیغ کے لئے چلے جائیں۔ اس عرصہ میں ان کا یہ بھی کام ہوگا۔ کہ یہاں کے تاجروں سے وہاں کے تاجروں کے تجارتی تعلقات بھی قائم کریں۔

وقف رخصت

سرکاری ملازمین جنکی تین ماہ کی رخصتیں جمع پڑی

ہوں۔ وہ انکو سلسلہ کی خدمت کیلئے وقف کردیں۔ ان کو اس عرصہ میں تبلیغ کے لئے بعض علاقہ جات میں مقرر کردیا جائیگا۔ اور اس عرصہ کے اخراجات وہ خود برداشت کرینگے۔

وقف زندگی

ایسے نوجوان اپنے آپ کو پیش کریں جو تین سال کیلئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ اور اتنی بھی فکر نہ کریں۔ کہ کل کی روزی ان کو کہاں سے ملے گی۔ وہ خدا پر بھروسہ کرکے چلے جائیں اور تبلیغ کرتے پھریں۔

وقف رخصت موسمی

جن ملازمین کی رخصت جمع نہیں ہوسکتی وہ اس سے کم رخصت جو بھی ملے وقف کریں۔ زمیندار بھی اپنے فارغ اوقات وقف کردیں۔ ان کو ان کے مناسب حال مقام پر سلسلہ کی خدمت پر مقرر کردیا جائے گا۔

صاحب پوزیشن لیکچر دیں

جو احمدی احباب اپنے عہدہ یا کسی علم کے لحاظ سے کوئی پوزیشن رکھتے ہوں وہ اپنے آپ کو پیش کریں۔ تاکہ مختلف مقامات کے جلسوں میں مبلغوں کے سوائے ان کو بھیجا جائے۔

ریزرو فنڈ

۲۵ لاکھ روپے سے ریزرو فنڈ قائم کرنے کیلئے احباب اپنے غیر احمدی اور غیر مسلم احباب سے چندہ اکٹھا کریں۔

پنشنر متوجہ ہوں

پنشنر خدمت دین کیلئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ وہ چھوٹی سرکار سے پنشن لیں اور بڑی سرکار کا کام کریں۔

طلباء کو تعلیم کیلئے قادیان (بورڈنگ تحریک جدید میں داخل کرکے) تعلیم کیلئے بھیجیں۔ تاکہ دینی تربیت پر زور دیکر جس رنگ میں انکو رکھنا چاہیں رکھ سکیں

اعلےٰ تعلیم دلائیں

صاحب حیثیت دوست جو اپنے بچوں کو اعلےٰ تعلیم دلانا چاہیں وہ اس کے متعلق اس کمیٹی کو اطلاع دیں۔ جو اس غرض کیلئے قائم کی گئی ہے۔ کہ ان کو مشورہ دیا جائے کہ وہ اپنے بچوں کو کس محکمہ کیلئے تیار کریں

بیکاروں کو ہدایت

جو نوجوان گھروں میں بیکار ہیں وہ اپنے وطن کو چھوڑ دیں۔ اور خود ہی کوئی علاقہ تجویز کرکے اس طرف نکل جائیں۔

اپنے ہاتھ سے کام کریں

جماعت کے دوست اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں اسمیں ذلت محسوس نہ کریں

چھوٹے سے چھوٹے کام کریں

جو لوگ بیکار ہیں وہ بیکار نہ رہیں بلکہ چھوٹے سے چھوٹا کام جو بھی انہیں مل سکے کرلیں

قادیان میں مکان بنائیں

باہر کے لوگ قادیان میں مکان بنانے کی کوشش کریں۔ اور فی الحال قادیان بھینی اور ننگل کے سوا کسی گاؤں سے آبادی کیلئے زمین نہ خریدی جائے۔

دعا کریں

جو لوگ ان مطالبات میں شریک نہ ہوسکیں وہ خاص طور پر دعا کریں کہ خدا تعالےٰ جالیس ایسے مومن ہی پیدا کردے جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دنیا کو فتح کرسکتے ہیں۔

نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور غیر مبائعین

"پیغام صلح" ۱۳ر جولائی میں ایک مضمون بعنوان "کیا مجدد مامور من اللہ نہیں ہوتا؟" شائع کیا گیا ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مجدد مانتے ہوئے مامور من اللہ قرار دیا گیا ہے۔ اور لکھا ہے:۔

"بار بار مولویوں کی طرف سے جھوٹے عذر پیش کئے جاتے ہیں۔ کبھی یہ کہا جاتا ہے۔ کہ مجدد مامور من اللہ نہیں ہوتا۔ اور کبھی یہ بہانا بنایا جاتا ہے کہ وہ مولویوں میں سے ایک بڑا مولوی ہوتا ہے۔ غرضیکہ جتنے منہ اتنی باتیں یہ سب کچھ اس لئے کہا جاتا ہے۔ تاکہ چودھویں صدی کے مجدد سے عامۃ المسلمین کو بدظن و متنفر کیا جائے"

تعجب ہے کہ غیر مبائعین ایک طرف تو خود ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جری اللہ فی حلل الانبیاء کے مرتبہ کو کم کرکے دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اور آہستہ آہستہ نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے۔ کہ حضور علیہ السلام کی شان حکمیت کو بالکل نظر انداز کردیا جاتا ہے۔ اور ایک معمولی عالم کی حیثیت میں لوگوں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کے بعد الزام دوسروں پر رکھا جاتا ہے۔ جب ماننے والوں کا یہ حال ہو۔ تو نہ ماننے والے جو بھی کہیں اس پر کیا گلہ ہوسکتا ہے۔

اس کے بعد عام مسلمانوں پر اتمام حجت کرتے ہوئے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کے بعض ارشادات پیش کئے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ایک مجدد بھی مامور من اللہ ہوتا ہے۔ اس میں کلام نہیں کہ مجدد مامور من اللہ ہوسکتا ہے۔ یا نہیں۔ سوال یہ ہے کہ اگر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کا قول عام مسلمانوں پر اس بارہ میں حجت ہوسکتا ہے۔ تو کیا غیر مبائعین پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قول حجت نہیں ہوسکتا۔ آپ نے بیسیوں مرتبہ اس امر کی تشریح فرمائی ہے۔ کہ آپ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس زمانہ کے لئے نبی مبعوث کئے گئے ہیں۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں۔

"اس امت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے ہیں۔ اور ایک وہ بھی ہوا جو امتی بھی ہے اور نبی بھی"۔ (حقیقۃ الوحی ص۲۸ حاشیہ)

"جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کیلئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں"۔ (حقیقۃ الوحی ص۳۹۱)

پس جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنا درجہ نبوت کا بیان فرماتے ہیں۔ اور غیر مبائعین کے اکابر اپنی تبدیلیٔ عقیدہ سے پہلے یہ اقرار بھی کرچکے ہیں۔ کہ

"ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس زمانہ کا نبی رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں۔ جو درجہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا بیان فرمایا ہے اس سے کم و بیش کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں"۔

(پیغام صلح ۱۶ر اکتوبر ۱۹۱۳ء)

اندریں حالات دوسروں پر الزام لگانے سے پہلے خود سوچنا چاہیئے کہ کیا آج غیر مبائعین اس عقیدہ پر قائم ہیں۔ جو ۱۹۱۳ء میں بیان کیا گیا تھا۔ اور کیا آج وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان کو خود کم کرنے والے نہیں۔ آج ان کی تحریرات میں علیہ السلام کی بجائے رحمۃ اللہ علیہ پر زیادہ زور دینا اور جلسہ کے اشتہارات میں حضرت اقدس کا نام صرف مرزا غلام احمد صاحب لکھا گیا یہی وہ ماموریت کی شان ہے۔ جو غیر مبائعین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دے رہے ہیں

پھر لطیفہ یہ ہے۔ کہ مضمون نگار صاحب اپنے اس مضمون کے آخر میں بھی اس امر کے اظہار پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان ماموریت دراصل شان نبوت تھی۔ نہ کہ شان مجددیت چنانچہ وہ لکھتے ہیں:۔

"تعجب یہ ہے کہ کام تو ان کے ذمہ لگایا جاتا ہے۔ جو انبیاء کرتے تھے۔ لیکن انہیں پوزیشن وہ دی جاتی ہے۔ جو ایک ملاّں کی ہوتی ہے۔ نہ خدا کا خوف ہے۔ اور نہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شرم ہے"

جب اس امر کا اقرار اور اعتراف ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کام نبیوں والا تھا۔ تو پھر اس مقام پر کیا اعتراض ہے۔ کاش غیر مبائعین ان امور پر غور کریں اور

([illegible] قادیان)

۴ اللہ تعالےٰ کے نبی اور رسول کو وہی مرتبہ اور مقام دیں جو خدا نے اس کیلئے تجویز فرمایا ہے۔ اور جس کی پیشگوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی کہ وہ مسیح [illegible]

فلسطین مشن کی تبلیغی رپورٹ

بلادِ عربیہ میں تبلیغ احمدیت

مولوی محمد سلیم صاحب کی واپسی

غالباً شروع اگست ۱۹۳۶ء میں مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ بلادِ عربیہ بعض حالات کی بنا پر حیفا سے مصر میں تبلیغی مہمات کی انجام دہی کے لئے تشریف لے گئے۔ اس کے بعد مجھے بھی پاسپورٹ کی بعض مجبوریوں کے باعث فلسطین سے مصر کا سفر اختیار کرنا پڑا۔ پھر اسی دوران میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مولوی صاحب موصوف کی ہندوستان واپسی کا حکم صادر ہو گیا۔ چنانچہ مولوی صاحب فریضہ حج ادا کرتے ہوئے اوائل جنوری میں عازم قادیان ہوئے۔ مولوی صاحب کے واپس جانے پر مکرم برادرم المحامی سید منیر الحصنی صاحب جو کہ بلادِ شام کے ایک نہایت مخلص اور تجربہ کار احمدی ہیں ان دنوں دمشق میں اپنی پریکٹس میں مشغول تھے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت رسالہ "البشریٰ" اور مرکز کے دیگر امور مدرسہ وغیرہ کی سر انجام دہی کے لئے حیفا آ گئے اور انہی کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے کہ "البشریٰ" بفضل خدا اب تک باقاعدہ جاری ہے۔

اس دوران میں خاکسار مصر میں تقریباً عرصہ چار ماہ گزارا جس کے بعض کوائف ماہ نومبر میں اخبار الفضل میں شائع ہو چکے ہیں دوبارہ فلسطین واپس آیا میرے آنے کے بعد گزشتہ اپریل میں بعض خاص ضروریات کے پیش نظر حیفا میں سید منیر صاحب نے دو ماہ کے لئے ایک خاص مکان کرایہ پر لیا۔ اس کے افتتاح کے موقع پر سینما اور کبابیر کی طرف سے عبد الحمید صاحب خورشید مصری کی قادیان سے واپسی پر ان کو ایک پارٹی دی گئی جس میں بعض غیر احمدی دوستوں کو بھی مدعو کیا گیا۔ عبد الحمید صاحب نے کافی شرح و بسط سے ہندوستان میں احمدیت اور قادیان کے چشم دید حالات سنائے۔ دوسروں پر نہایت اچھا اثر ہوا۔

ہفتہ وار اجلاس اور گزشتہ یوم تبلیغ

علاوہ اس کے ہر دو مراکز میں ہفتہ وار اجلاس بفضل خدا جاری رہے اور جاری ہیں جن میں ہر ہفتہ خاص خاص مسائل کے متعلق دوستوں کو مذہبی معلومات بہم پہنچائی جاتی ہیں۔ بعض زیر تبلیغ دوست بھی شامل ہوتے ہیں۔

گزشتہ یوم تبلیغ کی اطلاع اخبار "الفضل" کے کسی وجہ سے بدیر پہنچنے کے باعث یوم موعود گزر جانے کے تقریباً بیس دن بعد ملی۔ اس کے بعد ایک خاص دن بلادِ عربیہ میں یوم تبلیغ کے لئے مقرر کیا گیا۔ جس کی اطلاع مصر اور دمشق وغیرہ میں بھی پہنچا دی گئی اس موقع پر مرکز کی طرف سے یہود و نصاریٰ میں تبلیغ کے لئے ایک خاص ٹریکٹ بنام "دیا اہل الکتاب" ڈیڑھ ہزار کی تعداد میں طبع کیا گیا۔ جو بروقت جماعتوں کو پہنچا دیا گیا۔

یوم التبلیغ کو جماعت کے تمام دوست مرکز میں جمع ہوئے اور وہاں سے باقاعدہ نظام میں مختلف گروپوں کی صورت میں گرد و نواح کے دیہات اور قصبوں میں روانہ کئے گئے۔ خاکسار بعض نوجوانوں کی معیت میں مسیح ناصری علیہ السلام کی بستی ناصرہ میں گیا۔ جہاں گرجوں بازاروں اور بعض خاص خاص مسیحی محلات میں ٹریکٹ تقسیم کئے گئے بعض جگہ زبانی تبلیغ کی گئی۔ اسی طرح مکرم سید منیر الحصنی صاحب بمعیت السید رشدی آفندی اور شیخ سلیم الربانی حیفا کے مختلف یہودی اور مسیحی مراکز اور گرجوں میں پیغام حق پہنچاتے رہے۔ بعض دوستوں نے عکہ۔ غزہ۔ اور بصہ اور بعض یہودی مستعمرات میں ٹریکٹ تقسیم کئے مدرسہ کے چھوٹے چھوٹے طلبہ جن میں بعض غیر احمدی بچے بھی شامل تھے۔ جبل الکرمل کے تمام حصوں میں صبح سے عصر تک عبرانی۔ عربی اور انگریزی لٹریچر تقسیم کرتے رہے۔ غرض اس طرح سے بخیر و خوبی یوم التبلیغ ختم ہوا۔

خطبات جمعہ کا ترجمہ

اس عرصہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اکثر خطبے الفضل سے ترجمہ کر کے ہر دو جماعتوں کو جمعہ میں سنائے جاتے رہے۔ نیز حضور کے بعض پرانے ضروری خطبے رسالہ "البشریٰ" میں شائع کئے گئے۔ زیر طبع عدد میں بھی بفضل خدا حضور کے ایک ضروری مضمون کا ترجمہ شائع کیا جا رہا ہے۔ حضور کے پر معارف خطبوں سے دوست بہت محظوظ ہیں۔

مالی قربانی

یہاں کی جماعت کے دوستوں کی مالی حالت بوجہ بلادِ فلسطین میں متواتر حوادثات اور امن عامہ کے فقدان کے باعث بہت ہی کمزور ہو چکی ہے بلکہ کئی دوست عرصہ سے بالکل بے کار بیٹھے ہیں لیکن اس کے باوجود جب احباب کے سامنے تحریک جدید کے نئے دور کو پیش کیا گیا۔ تو انہوں نے اپنی وسعت سے بڑھ چڑھ کر اخلاص کا مظاہرہ کیا اور تقریباً ہر دوست نے چندہ میں حصہ لیا۔ حتیٰ کہ بعض مخلص عورتیں اور مدرسہ کے بعض چھوٹے بچے بھی خوشی خوشی اس میں شریک ہوئے اور وعدے لکھوائے۔ پھر سیدنا و مولانا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی سلور جوبلی کی تحریک پر نہ صرف احباب نے خوشی اور سرور کا اظہار کیا۔ بلکہ اس میں بھی تقریباً ہر ایک نے چندہ کے وعدے پیش کئے بلکہ بعضوں نے ادا بھی کر دیا۔ دمشق اور مصر کے بہت سے دوستوں نے بھی سلور جوبلی فنڈ کے چندہ میں حصہ لیا۔ ایک غیر احمدی شیعہ دوست نے اس فنڈ میں تقریباً دو پونڈ پیش کئے جزاہ اللہ خیرا۔ غرض باوجود ان مشکلات کے جن میں اہل فلسطین آج کل پڑے ہیں بلادِ عربیہ کی جماعت کی طرف سے تحریک جدید اور جوبلی فنڈ دونوں کے وعدے ۴۵ پونڈ سے کسی صورت میں کم نہیں ہیں اور ان کے حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے میں کہہ سکتا ہوں کہ یہ ان کی بہت بڑی قربانی اور اخلاص اور اپنے پیارے امام اور مطاع ایدہ اللہ تعالیٰ سے گوناگوں محبت کا ثبوت ہے۔ اللھم زد فزد

سفر عراق

عرصہ دوران رپورٹ میں بعض مشکلات کی بنا پر اس عاجز کو عراق کا سفر اختیار کرنا پڑا۔ وہاں پر تقریباً تین ماہ کا عرصہ ٹھہرا۔ جس کا اکثر حصہ بغداد میں گزرا۔ مکرم حاجی عبد اللطیف صاحب کی معرفت بعض عراقیوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچانے کا موقع ملا بغداد اور دعبان میں ہندوستانیوں کی کافی تعداد ہے۔ ان میں بھی بفضل خدا تبلیغ کا موقع ملا۔ ایک دفعہ بعض دوستوں کی معیت میں وہاں کی جمعیہ اسلامیہ کے رئیس کے گھر میں اس سے گفتگو کی۔ اس موقعہ پر دوران بحث میں حضرت مسیح علیہ السلام کا ذکر آنے پر ان کے منہ سے ایک عجیب عجوبہ سنا۔ کہنے لگے ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے میرا یقین ہے کہ حضرت مسیح ناصری صلیب پر فوت ہوئے ہیں اور تمام تواریخ اس پر شاہد ہیں اور قرآن اس کا انکار نہیں کرتا۔ میں نے کہا۔ قرآن کی آیت وما قتلوہ وما صلبوہ اور وما قتلوہ یقینا شاید آپ بھول گئے کہنے لگے تو پھر ہم تواریخ صحیحہ کو کیسے جھٹلائیں اور کہ اس آیت کے حقیقی معنے تم سمجھے نہیں جو یہ ہیں۔ کہ جس طرح شہداء کے متعلق باوجود ان کے شہید ہو جانے کے آتا ہے کہ ان کو شہید نہ کہو بلکہ وہ ابدی حیات کے وارث ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ

حضرت عیسیٰؑ کے متعلق یہود کو کہتا ہے۔ کہ بیشک تم اسکے قتل میں کامیاب ہوگئے ہو۔ لیکن وہ مشن جو وہ لے کر آیا ہے۔ اور اس کی حیات روحانی کو تم قتل نہیں کرسکتے نہ کرسکے لیکن ان کی اس تاویل کی کمزوری خود ان پر واضح تھی۔ میں نے انہیں کہا۔ یہود اس کے روحانی قتل کا تو دعویٰ نہیں کرتے وہ تو جسمانی قتل کا دعویٰ کرکے اسے نعوذ باللہ ملعون ثابت کرتے ہیں۔ اور اگر ان کا جسمانی قتل ثابت ہوگیا۔ تو پھر یہود اپنے دعوے میں سچے ہوتے اور پھر ان کے مشن کو بھی تو اس وقت یہود نے ایک لحاظ سے مٹا ہی دیا تھا۔ اگر تین سو سال بعد ان کا مشن رہا تو وہ بھی ان کی روحانیت کو بجائے زندہ کرنے کے مارنے والا ہے۔ اور پھر انجیل سے بڑھ کر تاریخی کتاب اور کونسی ہوگی جو ثابت کرتی ہے۔ کہ مسیح صلیب پر نہیں فوت ہوئے

اس موقع پر میں عراق کے احمدی دوستوں کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا جنہوں نے ہر طرح سے مجھے تبلیغی اور ذاتی سہولتیں بہم پہنچائیں خصوصاً ان کا رسالہ "البشریٰ" کے لئے مساعدہ کی تحریک کرنے پر۔ اس عرصہ میں دو دفعہ تقریباً ۱۲ پونڈ سے مدد کرنا بہت ہی قابل شکر یہ ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

فلسطین کو واپسی اور نومبائعین

عراق سے واپسی پر کچھ عرصہ بمعیت برادرم منیر صاحب دمشق کے نئے احمدی دوستوں کے پاس گزرا جن کا بڑھتا ہوا اخلاص قابل رشک ہے۔ ان میں سے ایک نہایت مخلص دوست سید محمد انور صاحب بعارضہ سل بہت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

ان چند زیر رپورٹ مہینوں میں برادرم سید منیر الحصنی صاحب کی مساعی سے دمشق میں تقریباً دس اشخاص سلسلہ میں داخل ہوئے جن میں ایک ترکی خاندان کے تمام افراد شامل ہیں۔ اسی طرح حوران کے دو دوست اور فلسطین میں تین احباب داخل سلسلہ ہوئے مصر میں گزشتہ دو ماہ میں ۷ اشخاص نے بیعت کی عراق میں ایک ہندوستانی غیر مبائع دوست بیعت میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو احمدیت کی حقیقی تعلیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

درخواست دعا

بالآخر اپنے پیارے آقا حضرت امیر المومنین اور جماعت کے بزرگوں کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جلد جلد بلاد عربیہ میں احمدیت کو ترقی دے مجھے بھی بعض مشکلات در پیش ہیں میرے لئے بھی دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ میری مشکلات کو دور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

بیت المقدس ۱۷ جولائی۔ فلسطین کی شورش میں کوئی تغیر واقع نہیں ہوا حالات بدستور تشویشناک ہیں۔ کل یافہ میں تل ابیب کی سرحد کے قریب ایک عرب کو گولی سے ہلاک کر دیا گیا۔ اسی طرح تل ابیب کے قریب جینشر روڈ پر دو عرب ہلاک کر دیئے گئے ایک یہودی سوار سڑک پر پھر رہا تھا کہ اسے بھی گولی کا نشانہ بنا دیا گیا۔ فوجی سرگرمیاں بیت المقدس میں بہت زیادہ بڑھ گئی ہیں۔ کل فوج سے بھری ہوئی لاریاں شہر میں داخل ہو کر مختلف مقامات میں پھیل گئیں۔ فوجیوں نے فوراً ٹریفک کو روک کر راہگیروں کی تلاشی لینی شروع کر دی اور جن کے قبضہ سے ہتھیار وغیرہ برآمد ہوتے ضبط کر لئے۔

کراچی ۱۷ جولائی۔ وزیر اعظم سندھ اور ان کے رفقاء کار نے اپنی ذمہ داری پر سکھر بندر کے علاقہ میں مالیہ کے بڑھائے جانے کے احکام صادر کر دیئے ہیں وزارت کے اس اقدام نے اسمبلی کی متعدد پارٹیوں میں ہیجان پیدا کر دیا ہے اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ اسمبلی کے ممبروں میں تحریک جاری ہے کہ ۳۱ ممبروں کے دستخط سے گورنر کی خدمت میں ایک درخواست پیش کی جائے۔ کہ اسمبلی کا ایک خاص اجلاس طلب کریں جس میں وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کی جا سکے۔

شملہ ۱۷ جولائی۔ مسٹر گاربٹ حکومت کشمیر سے گفت و شنید کرنے کے لئے جا رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جلو میں گندے بروزے کا جو کارخانہ ہے اس کے لئے مواد خام حکومت پنجاب حکومت کشمیر اور حکومت سرحد کی طرف سے فراہم کیا جاتا تھا مگر اب حکومت حکومت کشمیر اپنا جدا گانہ کارخانہ کھولنا چاہتی ہے جس سے مقابلے کا خوف پیدا پیدا ہو گیا ہے اس سلسلہ میں حکومت پنجاب اور حکومت کشمیر کے درمیان کوئی مفاہمت ضروری ہے۔ اور غالباً مسٹر گاربٹ اسی سلسلہ میں کشمیر جا رہے ہیں۔

بمبئی ۱۷ جولائی۔ کاٹھیاواڑ ایجنسی کے ایک شہر میں گزشتہ ۱۸ دنوں سے روزانہ زلزلہ کے سات آٹھ عجیب و غریب جھٹکے محسوس ہو رہے ہیں جھٹکوں کی وجہ سے مکانات اور دوسری تعمیریں بنیادوں سے ہل جاتی ہیں۔ جس کی وجہ سے نقصان جان و مال کا سخت خطرہ رہتا ہے خوف زدہ لوگ جگہ خالی کر کے دوسرے مقامات پر جا رہے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس شہر کے قریب کوئلہ کی کان موجود ہے۔

ناگپور ۱۷ جولائی۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ سردار پٹیل نے ڈاکٹر کھارے وزیر اعظم سی پی کو مطلع کیا ہے کہ ورکنگ کمیٹی میں سی پی کے موضوع پر غور کیا جائیگا۔ اور آپ کو ورکنگ کمیٹی میں بیان دینے کے لئے طلب کیا جاسکے گا۔ امید ہے دوسرے وزراء کو بھی ورکنگ کمیٹی کی طرف سے طلب کیا جائے۔

قصور ۱۷ جولائی۔ آج موضع راجہ جنگ ضلع لاہور میں عرصہ کے بعد اذان دی گئی۔ گزشتہ دنوں یہاں مسلمانوں اور سکھوں کے درمیان زبردست کشیدگی پیدا ہو گئی تھی۔ لیکن آخر کار سرکاری حکام نے مسلمانوں اور سکھ نمائندوں سے گفتگو کے بعد فیصلہ کیا۔ کہ ۱۷ جولائی سے راجہ جنگ کی مساجد میں اذان پر کوئی پابندی نہ رہے۔

شملہ ۱۷ جولائی۔ شمالی وزیرستان سے جو فوج فقیر اپی کے مقابلہ کے لئے دادی ٹوچی گئی تھی۔ کسی قسم کا نقصان اٹھائے بغیر واپس آ گئی واپسی پر قبائل کے ایک لشکر نے حملہ کر دیا مگر اسے بمباری سے بھگا دیا گیا۔ فقیر اپی کے کیمپ کے قریب چاول۔ گیہوں۔ چنے اور لکڑی کے ذخائر کے علاوہ نقدی رائفلیں اور گولہ بارود بھی کافی مقدار میں پایا گیا۔ ان میں سے بعض چیزیں ضائع کر دی گئیں اور بعض چیزیں سرکاری فوجیں اپنے ہمراہ لے آئے۔

لکھنؤ ۱۷ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ یوپی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں مسٹر راجگوپال کی طرف سے ایک ریزولیوشن اس مطلب کا پیش کیا جائیگا۔ کہ پولیٹیکل قتلوں اور دیگر انقلابی جرائم کے تمام قیدی جو ابھی تک جیلوں میں ہیں رہا کر دیئے جائیں

لکھنؤ ۱۷ جولائی۔ یوپی کے آئندہ اجلاس میں ایک ریزولیوشن اس مطلب کا پیش کیا جائیگا کہ سرکاری خط و کتابت پر جو "آن ہز میجسٹی سروس" لکھا جاتا ہے اس کی بجائے صرف "آن سروس" لکھا جایا کرے معلوم ہوا ہے گورنمنٹ اس کی مخالفت نہیں کرے گی۔

کراچی ۱۶ جولائی۔ یوکوہاما۔ کوبے اور جاپان کے دیگر مقامات پر جو سندھی تاجر تجارت کرتے تھے۔ ان کی تجارت پر حکومت جاپان نے پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ معلوم ہوا ہے ان کی کچھ فرمیں بند کر دی گئی ہیں اور کچھ فرموں کے خلاف جاپان کی عدالتوں میں مقدمات دائر کئے گئے ہیں۔

لنڈن ۱۷ جولائی۔ چیکوسلواکیہ کے بہی خواہوں کا بیان ہے کہ کسی نے یہ افواہ اڑا دی ہے۔ کہ سرحد پر جرمن فوجیں جمع ہو رہی ہیں۔ اس افواہ سے مخالفین کا مقصد یہ ہے کہ سوڈیٹن جرمنوں اور گورنمنٹ میں جو گفتگوئے مصالحت ہو رہی ہے اس پر برا اثر پڑے۔

وائنا (بذریعہ ڈاک) یہاں کم و بیش ۸۰۰ یہودیوں نے خودکشی کر لی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ واردات گزشتہ چند دنوں کے اندر رونما ہوئیں۔ ہنوز خودکشی کی وارداتیں جاری ہیں۔ اور ان میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ اس کی وجہ وہ حکم ہے جو ہائی کمشنر نے آج سے دو ہفتہ قبل صادر کیا تھا۔ جس میں تمام یہودی ڈاکٹروں اور مزدوروں کی برطرفی کی ہدایت کی گئی تھی۔ مزید برآں یہودیوں کو تمام پارٹیوں سے نکال دیا گیا ہے انہیں کسی سینما۔ تھیٹر یا ہوٹل میں داخل ہونے کی اجازت نہیں۔ اگر کسی ممنوعہ علاقہ میں داخل بھی ہوتے ہیں تو ان کی بڑی بے عزتی کی جاتی ہے۔ انہیں صرف اپنے مکانوں کے قریب دکانوں سے سودا خریدنے کی اجازت ہے۔ ہائی کمشنر نے عزم کر لیا ہے کہ وہ تمام یہودیوں کو نکال کر چین لے گا۔ چنانچہ اس نے حکم صادر کیا ہے کہ تمام یہودی فی الفور چلے جائیں۔

لنڈن ۱۷ جولائی۔ ہسپانیہ میں جنرل فرانکو کی فوجیں ویلنشیا سے آگے بڑھ رہی ہیں۔ اور انہوں نے جنوبی حصہ کے ایک مقام پر قبضہ کر لیا ہے ۲۲ میل لمبے علاقہ تک وہ سرکاری فوجوں کو چیر کر آگے بڑھ گئے اور سرکاری فوج کے سپاہیوں اور دیہاتیوں کو گرفتار کر لیا۔ بہت سا سرکاری سامان بھی ان کے ہاتھ لگا۔

کراچی ۱۶ جولائی۔ حکومت سندھ کا گزٹ مظہر ہے کہ مسٹر جے۔ ایچ۔ گیرٹ سی۔ ایس۔ آئی قائم مقام گورنر یکم اگست کو

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی